السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہاولنگر سے رحمت اللہ رحیق لکھتے ہیں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں نکاح شغار کی شرعی حیثیت بیان کریں ہم اس مسئلہ میں بہت پریشان ہیں۔ اور کئی گھرانوں کا سکون برباد کر رکھا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں شریعت سے ناواقفی کی بنا پر اکثر لوگ آبائی رسم ورواج کے پابند ہیں جن میں سے بعض رسوم شریعت کر سراسر خلاف ہیں ان میں سے ایک نکاح وٹہ سٹہ بھی ہے۔ اس قسم کے نکاح کو عربی زبان میں نکاح شغار کہا جاتا ہے۔ جس کے متعلق اسلام نے حکم امتناعی جاری کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''کہ دین اسلام میں نکاح وٹہ سٹہ کا کوئی وجود نہیں۔'' (صحیح مسلم: حدیث نمبر 3468)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری؛کتاب النکاح)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں ان احادیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے۔ ''نکاح شغار اور اس کا بطلان'' کتب حدیث میں بعض راویان حدیث سے اس کی تفسیر بھی منقول ہے۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''کہ نکاح شغار بایں طور ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کسی دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا۔ درمیان میں حق مہر بھی نہ ہو۔'' (صحیح مسلم: حدیث نمبر 3465)

حضرت ابن نمیر کی تعریف میں حق مہر وغیرہ کا ذکر نہیں ہے مطلق طور پر مشروط نکاح کرنا شغار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح شغار میں مہر کی قید احترازی نہیں بلکہ اتفاقی ہے۔ جس کے ہونے یا نہ ہونے سے حرمت نکاح شغار متاثر نہیں ہوتی۔ اگرچہ بعض اہل علم کیطرف سے یہ نکتہ اٹھایا جاتا ہے۔ کہ اگر درمیان میں مہر رکھ دیا جائے تو اس قسم کا نکاح ''شغار'' کی تعریف میں نہیں آتا حالانکہ اس نکاح کے حرام ہونے کی وجہ وہ منفی اور انتقامی جذبات ہیں جو غیر شعوری طور پر اختلافات کے وقت طرفین میں سرایت کرجاتے ہیں جیسا کہ معاشرتی طور پر اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے چونکہ انجام اور نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے۔ لہذا مہر ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے علاوہ کتب حدیث میں ایک واقعہ منقول ہے۔ کہ عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نے اپنی بیٹی کا نکاح عبدالرحمن بن حکم سے کردیا اور عبدالرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی عباس کے عقد میں دے دی اور فریقین نے حق مہر بھی رکھا جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے مدینہ کے گورنر حضرت مروان کو لکھا کہ ان دونوں کے نکاح کو کالعدم قرار دے کر ان کے درمیان تفریق کرادی جائے۔ یہ وہی شغار ہے۔ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ (ابوداؤدکتاب النکاح حدیث نمبر 2075)

بعض اہل علم نے یہاں نکتہ اٹھایا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نکاح کو اس لئے کالعدم قرار دیا تھا۔ کہ فریقین نے اس نکاح کو ہی ایک دوسرے کے لئے حق مہر قرار دیا تھا۔ اور اس کے لئے ابوداؤد کی اس روایت میں ایک ضمیر کا سہارا لیتے ہیں لیکن ہمارے ہاں جتنے بھی ابوداؤد کے متداول نسخے ہیں ان میں اس ضمیر کا وجود نہیں ملتا بہر حال اس نکاح وٹہ سٹہ (شغار) کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا ہی مومن کی شان ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:356